اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۲۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸ | ۱۲ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ۱۱ شوال ۱۳۵۹ھ | ۱۲ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۵۷

گاندھی جی کی اندرونی آواز

گاندھی جی نے "مرن برت" یعنی فاقہ کشی کے ذریعہ موت تک نوبت پہونچا دینے کا جو اعلان کیا تھا۔ اور جس کے متعلق اخبارات میں یہاں تک شائع ہو چکا تھا۔ کہ ۹۔ نومبر سے شروع ہو جائیگا اس کے التوا کا اعلان گاندھی جی نے کر دیا۔ اور اسی عجیب و غریب طریق سے کیا ہے۔ جو ان کے لئے مخصوص ہے۔ اور جسے دوسروں کے لئے سمجھنا محال ہے چنانچہ انہوں نے اس بارے میں بیان دیتے ہوئے فرمایا:-

"میں نے ورکنگ کمیٹی کے ساتھ اس برت کے متعلق بات چیت کی۔ اور انفرادی سول نافرمانی میں توسیع کے پیش نظر یہ قدرتی طور پر التوا میں پڑ گیا ہے۔ لیکن زندگی کے تمام شعبوں میں جن میں سیاسی شعبہ بھی شامل ہے۔ برت کو جو پوزیشن حاصل ہے۔ اور اس کے متعلق میرے جو خیالات ہیں۔ ان میں اس بات چیت کے باوجود کوئی فرق نہیں آیا . . . . . . برت صرف غیب کی طاقت کی اطاعت کے طور پر ہی رکھا جا سکتا ہے۔ اس طاقت غیب کو پرماتما کی طرف سے اندرونی آواز کہئے۔ یا کچھ اور۔ میں نے اپنے برت کے امکان کا اس لئے ذکر کیا ہے۔ کیونکہ مجھے اندر سے کوئی چیز فوراً ایسا کرنے کے لئے کہہ رہی ہے میں خود اس کے خلاف لڑ رہا ہوں۔ عزم خواہ کتنا ہی بلند ہو جسم کمزور ہے لیکن جسم خواہ کتنا ہی کمزور ہو۔ میں جانتا ہوں کہ کمزوری پر فتح پائی جا سکتی ہے۔ اگر وہ ان دیکھی طاقت مجھ پر اس طرح چھا جائے کہ دوسری کوئی طاقت باقی نہ رہ جائے۔ تو میں برت رکھوں گا۔ لیکن مجھ پر ابھی تک وہ کیفیت طاری نہیں ہوئی۔ اور جب تک یہ کیفیت مجھ پر طاری نہ ہو جائے۔ قدرتی طور پر میں برت نہیں رکھوں گا ۔ اور جب یہ کیفیت طاری ہو گئی۔ تو دوستوں کے ہمدردانہ مشورے اور اپیلیں۔ یا بے خوف نکتہ چینیوں کا غصہ مجھ پر چنداں کارگر نہ ہو گا"۔

اگر گاندھی جی فاقہ کشی کو اسی طرح سیاسی معاملات میں کامیابی حاصل کرنے کا حربہ قرار دیں۔ جس طرح کا حربہ ایک بچہ اپنی کسی خواہش کے پورا نہ ہونے پر منہ بسور کر اور کھانا پینا ترک کر کے استعمال کرتا ہے۔ تو اور بات ہے۔ لیکن جب وہ اسے "غیب کی طاقت کی اطاعت" یہ "پرماتما کی طرف سے اندرونی آواز" اور "ان دیکھی طاقت کا چھا جانا" یعنی مجبور کر دینا قرار دیتے ہیں۔ تو وہ سیاسیات کے میدان سے نکل کر مذہبی دنیا میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اس صورت میں مذہب سے وابستگی رکھنے والوں کا حق ہے۔ کہ ان کے ادعا کو حقیقت کی کسوٹی پر پرکھیں۔

گاندھی جی بارہا یہ دعوٰے تو کر چکے ہیں کہ وہ کوئی قدم پرماتما کی طرف سے اندرونی آواز یا اندرونی روشنی کے بغیر نہیں اٹھاتے۔ لیکن اس بات کی انہوں نے کبھی تشریح نہیں کی۔ کہ اندرونی آواز یا اندرونی روشنی کس رنگ میں انہیں دکھائی جاتی ہے۔ اور اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ وہ روشنی یا آواز پرماتما کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے مخلص بندوں کو نہ صرف اندرونی روشنی سے منور کرتا ہے۔ بلکہ ان کے ساتھ ہمکلام ہو کر عظیم الشان واقعات سے بھی آگاہ فرماتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایسی علامات بھی رکھتا ہے۔ کہ سعید الفطرت انسانوں پر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فلاں بندے نے خدا کی طرف سے جس اطلاع کے پانے کا اعلان کیا ہے وہ فی الواقعہ خدا کی طرف سے ہی ہے۔ اور جسے خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی اطلاع یا حکم ملتا ہے۔ وہ تو ایک لمحہ کے لئے بھی اسے التوا میں ڈالنے یا اس کے خلاف کرنے کا خیال دل میں نہیں لاتا۔ لیکن گاندھی جی کا معاملہ نہایت ہی عجیب ہے۔ وہ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں۔ کہ مجھے اندر سے کوئی چیز فوراً برت رکھنے کے لئے کہہ رہی ہے۔ جسے وہ پرماتما کی طرف سے اندرونی آواز قرار دیتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ "میں خود اس کے خلاف لڑ رہا ہوں"۔ اگر وہ فی الواقعہ اندرونی آواز کو پرماتما کی طرف سے سمجھتے ہیں۔ تو پھر اس کے خلاف لڑنے کے کیا معنی؟ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک برت رکھنے کے معاملہ میں ایشور بھی اتنا تجربہ نہیں رکھتا۔ جتنا گزشتہ ۴۰ سال میں انہوں نے حاصل کیا ہے لیکن اگر اس آواز یا دل میں پیدا ہونے والی تحریک کے متعلق انہیں یہ شبہ ہے۔ کہ وہ پرماتما کی طرف سے نہیں۔ بلکہ ایسی ہستی کی طرف سے ہے جو ہمیشہ پرماتما کی رضا جوئی کے خلاف انسانوں کو چلانے کی کوشش کرتی ہے اور جو انسانوں پر اس طرح چھا جاتی ہے کہ وہ اس کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر رہ جاتے ہیں۔ تو پھر انہیں یہ نہیں کہنا چاہیئے۔ کہ برت کے متعلق غیب کی طرف سے پرماتما کی آواز انہیں سنائی دیتی یا روشنی دکھائی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر ایک اور لحاظ سے بھی اس آواز یا روشنی کو پرماتما کی طرف سے نہیں کہا جاسکتا۔ اور وہ اس طرح کہ اس وقت جس قدر مذاہب خدا تعالےٰ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ ان میں سے کسی مذہب میں بھی مرن برت یعنی کھانا پینا چھوڑ کر خودکشی کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ تمام موجودہ مذاہب میں اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں تو خودکشی کے متعلق نہایت واضح احکام موجود ہیں۔ ہندو دھرم کے متعلق بھائی پرمانند جی نے اپنے اخبار ہندو (۷ نومبر) میں گاندھی جی کے برت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "آخر یہ ہے تو آتم ہتیا۔ اور آتم ہتیا کو ہمارے ہاں پاپ بتلایا گیا ہے"۔ پس جب کوئی مذہب خودکشی کو جائز قرار نہیں دیتا تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ گاندھی جی کو فاقہ کشی کے ذریعہ خودکشی کرنے کی تحریک ایشور کی طرف سے ہو ؛

دراصل گاندھی جی مرن برت کی معقولیت عقلی رنگ میں ثابت نہ کرسکنے کی وجہ سے اسے پرماتما کی اندرونی آواز قرار دے کر عام لوگوں پر اس کی اہمیت ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس طرح مذہبی دنیا میں ان کا یہ دعوےٰ نہایت بودا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ پرماتما کی آواز بے دلیل اور بے ثبوت ادعا کو نہیں کہا جاتا۔ بلکہ وہ اپنی صداقت کی نہایت وزنی دلائل رکھتی ہے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ر نبوت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب حضور کی درازئ عمر کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو پیچش کے علاوہ گلے میں تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں ؛

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت شب گزشتہ دردوں کی وجہ سے ناساز رہی۔ لیکن آج دن بھر پہلے کی نسبت بہت اچھی رہی۔ الحمدللہ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو آج دردِ شکم کی زیادہ تکلیف ہے۔ حرم ثانی کی طبیعت بھی بدستور ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف ویرووال ضلع امرتسر۔ مولوی ابوالعطاء صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب چک ۵۶۵ ضلع لائل پور کے جلسے میں بھیجے گئے۔

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ مولوی فخرالدین صاحب پنشنر مہاجر جن پر فالج کا نہایت سخت حملہ ہوا تھا۔ پونے دس بجے شب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ ۱۸۹۴ء میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ پنشن لینے کے بعد تین سال نظارت بیت المال میں ناظر صاحب کے پرسنل اسسٹنٹ کے طور پر کام کرتے رہے۔ کچھ عرصہ نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھی کام کیا۔ گزشتہ چھ سال سے امانت فنڈ تحریک جدید کے سیکرٹری تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضور کے برادران گرامی قدر کے مختار عام کے فرائض بھی آپ ادا کرتے تھے۔ آپ نے ۵۹ سال کی عمر میں وفات پائی ؛

افسوس مولوی محمد اعظم صاحب ساکن محلہ دارالبرکات بعمر ۷۲ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندئ درجات کے لئے دُعا کریں ؛

"یاد رکھو! "تحریک جدید" اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے مبارک وُہ جو وعدے پُورے کر چکے۔ کیونکہ ان کا نام ادب اور احترام سے تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے گا"۔ جنہوں نے ابھی وعدے پُورے نہیں کئے۔ وُہ ۳۰ نومبر اس سال کی آخری تاریخ کو غنیمت سمجھیں۔ تا ان کو بعد میں ندامت و حسرت نہ ہو ؛

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ضلع گورداسپور کی احمدی جماعتیں اور جلسہ سالانہ

جملہ پریذیڈنٹ، سیکرٹری و دیگر ذی اثر احباب کرام جماعت ہائے احمدیہ ضلع گورداسپور کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ ۱۳۱۹ ہش قریب آرہا ہے۔ اور مہمانوں کے آرام اور سہولت کے واسطے کسیر کا کافی مقدار میں ہونا ضروری ہے۔ جس کے لئے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ آپ جس قدر کسیر کے گڈے قادیان لاسکیں۔ اس کی ابھی سے کوشش شروع کردیں۔ احباب کے نام حسب دستور سابق تحریک کسیر بھجوائی جارہی ہے۔ امید ہے کہ آپ کی جماعت کے ذمہ جس قدر کسیر کے گڈے لگائے گئے ہیں۔ آپ وہ مقدار ضرور پوری کریں گے۔ اور قادیان دارالامان کے قرب کے باعث جو فوقیت دوسرے اضلاع کی جماعتوں سے اس ضلع کی جماعتوں کو حاصل ہے۔ اسے برقرار رکھیں گے۔ امسال کثرت باراں کے باعث کسیر کی قلت نہیں ہے۔ مقررہ گڈوں کی تعداد ضرور پوری کی جائے ؛ خاکسار قاضی محمد عبداللہ ناظم سپلائی وسٹور جلسہ سالانہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا امتحان جو ہر سال نظارت تعلیم و تربیت کی ہدایات کے ماتحت ہوتا ہے۔ امسال انشاء اللہ ۲۴ ماہ نبوت مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۴۰ء اتوار کے روز ہوگا۔ تمام وہ احباب اور بہنیں جو امتحان میں شرکت کا وعدہ کرچکے ہیں۔ پوری تیاری کے بعد اس امتحان میں شریک ہوں۔ اگر کسی امیدوار کا پہلا پتہ جو وہ نظارت کو بھجوا چکے ہیں تبدیل ہوگیا ہو۔ تو اس کی اطلاع فوراً کردیں۔ تاکہ پرچہ سوالات اس مقام پر بھجوایا جائے۔ جہاں وُہ اس تاریخ کو ہوں گے۔

ناظر تعلیم و تربیت

جماعت احمدیہ کے پنجابی شاعر

نظارت تالیف و تصنیف کو فوری طور پر ایسے لٹریچر کی ضرورت ہے۔ جس میں پنجابی زبان میں نظمیں شائع کی گئی ہوں۔ جماعت احمدیہ کے تمام پنجابی شاعر از راہ مہربانی اپنے شائع شدہ کلام کی ایک ایک کاپی نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ اور اس کے ساتھ اپنا مکمل پتہ بھی تحریر کریں ؛ ناظر تالیف و تصنیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

128

فلسفہ مسائل حج

وقوفِ عرفہ اور وقوفِ مزدلفہ

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (بقرہ ع)

کچھ عرصہ ہوا - حج کے متعلق جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا ایک مفصل مضمون الفضل میں باقساط شائع ہوا تھا - مگر اس کا کچھ باقی رہ گیا تھا - اب جبکہ ایام حج قریب آ رہے ہیں - بقیہ حصہ شائع کیا جا رہا ہے۔

(۱)

ترویہ کے دن یعنی آٹھویں ذی الحجہ کو فجر کی نماز مکہ معظمہ میں پڑھ کر منیٰ جانے کے لئے تیاری کی جائے - اور جب منیٰ میں پہونچے - تو آٹھویں کو جو یوم الترویہ ہے - نماز ظہر و عصر - مغرب اور عشاء وہاں ادا کی جائے - پھر بعد نماز صبح نانویں ذی الحجہ کو عرفات کی طرف جانا ہوتا ہے - اور عرفات میں پہونچنا اور وہاں وقوف کرنا یعنی ٹھہرنا اس قدر اعمالِ حج میں وقعت اور اہمیت رکھتا ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا - الحج عرفہ - کہ حج تو عرفہ ہی ہے - یعنی جس نے عرفہ میں حاضری کو پا لیا - اس کا حج کامل ہو گیا - ورنہ نہیں - اور یہ اس لئے کہ عرفہ کے دن عرفات میں سب حج کرنے والوں کا اجتماع اور حاضری لابدی امر ہے - جس پر حج کے عمل کے اتمام کا دارومدار ہے - عرفات میں اس اجتماعِ عظیم کے سامنے نماز ظہر اور عصر سے پہلے امام خطبہ پڑھتا ہے - جس میں خدا تعالےٰ کی جلالت شان کا اظہار کیا جاتا ہے - اور جس کا مفاد معنوی اس بات پر دال ہوتا ہے کہ اس بیابان اور صحرائی ملک کے اس ریگستانی علاقہ میں اتنی کثیر التعداد مخلوق کا جمع ہونا - اور اتنے بڑے ہجوم کے اجتماع کا اس جگہ لا کھڑا کرنا کس کی کشش مقناطیسی کا اثر ہے - اور اتنی مخلوقات کو کس کا جذبۂ محبت کھینچ کر لایا اور کس محبوب کے حسن کی زبردست کششوں سے ایک دُنیا کے قلوب اس جگہ کھینچے چلے آئے ؟

اس منظرِ عجیب اور اجتماعِ عظیم سے جو خدائے قدوس اور علیم و قدیر کی ہستی کی آیاتِ عظیمہ سے ہے - لوگوں کے سامنے خدا تعالےٰ کی معرفت ایک سورج ضیا پاش ہوتا ہوا مشاہدہ میں آتا ہے - پس عرفہ اور میدانِ عرفات کی حقیقت خدا تعالےٰ کی معرفت کے نشان کا ظہور اور جلوۂ قدرت ہے - اور انہی معنوں میں عرفات کے وقوف کے بعد مزدلفہ کا وقوف ہے - جو حرم کے اندر ہے - اور عرفات حل میں ہے - یعنی عرفات حرم کی حد سے باہر ہے - ایام جاہلیت میں مکہ والے عرفات میں نہیں جایا کرتے تھے - صرف مزدلفہ تک جا کر واپس لوٹ آتے تھے اور کہتے تھے - کہ ہم اہلِ حرم اہل اللہ ہیں چونکہ عرفات حرم سے باہر حل میں ہے - اور مزدلفہ حرم کے اندر اس وجہ سے وُہ حرم تک ہی رہنا پسند کرتے - اور باہر حرم سے عرفات میں جانے کو اپنی کسر شان سمجھتے - پھر چونکہ مزدلفہ عرفات کی نسبت قریب جگہ ہے - اس لئے بوجہ تساہل وُہ عرفات جانے کی دور جگہ کی مزاحمت کو پسند نہ کرتے - اور اس خیال پر کہ لوگ عرفات میں نہ جانے کو قابلِ اعتراض قرار دیتے ہُوئے دین میں سست نہ کہیں - مزدلفہ کو جسے قرآن کریم میں مشعر الحرام کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے - اپنی نسبت کے لحاظ سے حمس بھی کہتے - جس کے لغوی معنے صلب فی الدین کے لحاظ سے مضبوط دین والے ہیں - مطلب یہ کہ حرم کے تعلق کی وجہ سے ہم دین میں مضبوط ہیں - مگر دوسرے عام لوگ عرفات جا کر مزدلفہ کی راہ سے واپس لوٹتے - قرآن کریم نے افیضوا من حیث افاض الناس کے ارشاد میں عام لوگوں کے دستور کو ہی قائم رکھا ہے - اور اب اسلامی تعلیم کے ماتحت بھی عرفات میں جانا ضروری ہے - اور اس قدر ضروری - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بموجب نص افیضوا الحج عرفہ فرما کر عمل حج کا تمام و کمال ہی عرفہ میں جا کر وقوف کرنے سے وابستہ قرار دیا ؟

(۲)

نانویں ذی الحجہ کا دن عرفہ میں گزار کر رات کو مزدلفہ میں آ کر قیام کیا جاتا ہے کیونکہ عرفات کے وقوف کی طرح مزدلفہ میں گزارنے اور بہت سویرے نماز فجر ادا کرنے کے بعد منیٰ کی طرف آتے ہیں اور راستہ میں وادی محسّر سے تیزی سے گزرتے ہیں - اس لئے کہ محسّر کا لفظ حسرت سے ہے - اور اس کا نام محسّر اس لئے ہے - کہ اسی وادی میں اصحاب الفیل کی ہلاکت ان کے لئے باعث حسرت ہُوئی - اور جلدی سے عذاب کی جگہ سے گزرنا مومنانہ اظہار خشیت اور خدا تعالےٰ کی قہاریت کی جلالی تجلّی کے نشان کے باعث ہیبت کا اظہار ہے ، جو مقتضیٔ شیوۂ ایمان ہے ؟

(۳)

ظہر - عصر یا روزِ روشن کا وقت عرفات میں گزارنا - اور مغرب اور عشاء - یا رات کی تاریکی کا وقت مزدلفہ میں گزارنا اس حکمت کے ماتحت ہے - کہ عرفہ اور عرفات کا لفظ جو شناخت کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے - وُہ دن سے تعلق رکھتا ہے - اور روز روشن کا وقت چیزوں کو دیکھنے اور شناخت کرنے کا ذریعہ ہے - پس نماز ظہر و عصر اور میدانِ عرفات کے وقوف کو روزِ روشن سے وابستہ کرنا اپنے اندر مناسبت کی خصوصیت رکھتا ہے - اور مزدلفہ کا لفظ ذلفۃ سے ہے - اور آیت اقم الصلوٰۃ طرفی النھار و زلفًا من اللیل کے رُو سے زلفًا من اللیل کے فقرہ میں زلف کا لفظ رات کی گھڑیوں پر ہی بولا جاتا ہے - پس مزدلفہ میں رات کے وقت کا وقوف اور مغرب اور عشا کی نماز جو رات سے تعلق رکھتی ہے - بالکل مناسب معلوم ہوتی ہے ؟

مزدلفہ کا مفہوم مشعر الحرام سے بھی تعلق رکھتا ہے - اور وہ اس طرح کہ مزدلفہ کے معنے قریب کے بھی پائے جاتے ہیں - اس لحاظ سے کہ ذلفہ جو مزدلفہ کا ماخذ ہے قرآن کریم میں آیت فلما راوہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین کفروا کے اندر زلفہ کو قریب کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے - اور انہی معنوں میں مزدلفہ کو بھی قریب کے مفہوم سے تعلق ہے - اور مشعر الحرام چونکہ حرم کی حد سے ملکہ حرم کی حد کے اندر ہے - اس لئے حرم کی حرمت کا پہلا قدم جو خدا تعالےٰ کے قرب پر دلالت کرتا ہے - گویا مشعر الحرام سے شروع ہو جاتا ہے اور مشعر کے معنے حرام کی نسبت سے حرمت کا نشان اور علامت ہے - عرفات میں بطن عرفہ میں جانا ممنوع قرار دیا گیا ہے - یہ اس لئے کہ عُرنہ عرنین سے ہے - جو شیر جیسے درندوں کی رہنے کی جگہ ہوتی ہے - بہت ممکن ہے - کہ بغرض احتیاط ہی ادھر جانے سے منع کیا گیا ہو - کہ شائد کسی درندہ کے وہاں پائے جانے سے نقصان نہ ہو جائے ؟

(۴)

عرفات اور مزدلفہ کا وقوف معہ اذکارِ مسنونہ حسب کیفیت مذکورہ بالا خدا تعالےٰ کی تسبیح اور تحمید پر بھی دلالت کرتا ہے - کیونکہ عرفات جس کے عمل کا تعلق روزِ روشن سے ہے - وُہ محامد الٰہیہ کی محرکات کے معنوں میں ہے - اور مزدلفہ جس کے عملی کا تعلق رات سے ہے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ کی تسبیح اور تنزیہ کی تحریکات پر دال ہے۔ اور حج بلکہ شریعت اسلامیہ کا ہر عمل منفی مثبت کی نسبت سے خدا کی تسبیح اور تحمید کے مقاصد عظیمہ کے ماتحت ہی رکھا گیا ہے۔

(۵)

حج کرنے والوں کا کعبہ کے آس پاس کے مقامات پر جو پہاڑیاں ہیں یعنی کوہ صفا کوہ مروہ۔ جبل عرفات۔ جبل مشعر الحرام ان پر عمل حج کے لئے سعی طواف اور وقوف کرنا حاجیوں کے ان اعمال پر نظر کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وہ واقعہ چار پرندوں والا یاد آجاتا ہے۔ جن کے متعلق آپ کو حکم ملا تھا کہ ثم اجعل علیٰ کل جبل منھن جزءًا۔ اب حج کرنے والے تو قیامت تک کعبہ کی زیارت کو جائیں گے۔ اور ہر سال کے حج والے جو حضرت ابراہیم کے اعلان پر جو اذن فی الناس بالحج یاتوک کے الفاظ میں مع یاتوک کی بشارت کے پایا جاتا ہے۔ وہ چار پہاڑیوں پر اعمال حج کو بجالانے والے پرندے ہیں۔ جو ابراہیم کی آواز سے پکڑے ہوئے چلے آتے ہیں اور آتے رہیں گے۔ اور قیامت تک کے حج کرنے والوں سے ہر سال کے حاجی ایک ایک جز کا حکم رکھتے ہیں۔ جن کے بار بار آنے کے لئے ثم ادعھن یاتینک سعیاً کا حکم ہر سال کی نئی تحریک کا فائدہ دیتا ہے۔ اور اسی طرح قیامت تک فائدہ دیتا چلا جائیگا اور پرندوں سے مراد نبی پر ایمان لانے والے بھی ہوتے ہیں۔ جیسے کہ ہمارے حضرت مسیح الاسلام مسیح محمدی نے کشف میں دیکھا۔ کہ آپ لنڈن میں گئے۔ اور کچھ پرندے پکڑے ہیں۔ جس کی تعبیر لوگوں کا حضرت احمد نبی اللہ پر ایمان لانا اور آپ کو قبول کرنا ہے۔ جیسا کہ واقعات سے تصدیق ہو رہی ہے ؛

کھلی چٹھی بنام جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین

جناب مولوی محمد علی صاحب !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

گزارش ہے کہ میں آپ سے اور آپ کی پارٹی سے بہت دیرینہ واقفیت رکھتا ہوں آپ کو یاد ہوگا۔ کہ میں اور آپ کا بھتیجا چودھری فضل احمد کلاس فیلو تھے۔ اور سکول کے بعد بہت سا وقت آپ کی کوٹھی پر گزارتے تھے۔ اس زمانہ میں یہ بات اکثر سننے میں آتی تھی۔ کہ انجمن میں فلاں بات پیش ہوئی تھی۔ تحریک میاں محمود احمد صاحب کی طرف سے تھی۔ جسکی مولوی صدر الدین صاحب اور ان کی پارٹی نے بلا وجہ مخالفت کی۔ مجھے وُہ وقت بھی خوب یاد ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول سے آپ کی پارٹی نے گڑگڑا کر معافیاں مانگی تھیں۔ حضرت مولوی صاحب کا پورا چھ سال کا زمانہ میں نے دیکھا۔ اور اس عرصہ میں آپ کی پارٹی والوں کی خودسری اور محمود دشمنی کے بہت سے واقعات دیکھنے میں آئے۔ مجھے یاد ہے کہ اس زمانہ میں آپ قرآن شریف کا ترجمہ بھی کیا کرتے تھے۔ اور فخر الدین ملتانی آپ کے ہاں ٹائپ کا کام کیا کرتا تھا۔ پھر میں نے ان ایام کا نظارہ بھی دیکھا جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ اور صبح سویرے ہی آپ کا ٹریکٹ نکلا۔ پھر میں اس جلسہ میں بھی شامل تھا جو آپ کی پارٹی والوں نے لاہور جانے سے پہلے مسجد میں کیا۔ اس جلسہ میں آپ کی پارٹی والوں کی طرف سے تقریریں کی گئی تھیں۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے متعلق کہا گیا۔ کہ اس میں عیسائی پڑھا کریں گے۔ آخر آپ جاتے ہوئے قرآن شریف کا ترجمہ بھی لے گئے ؛

آپ کو اور آپ کی پارٹی کو قادیان سے گئے ہوئے اب صدی کا چوتھا حصہ گزر چکا ہے۔ اس عرصہ میں جو واقعات پیش آئے ان کا بھی میں بغور مطالعہ کرتا رہا۔ اور جو لٹریچر آپ کی طرف سے شائع ہوتا رہا ہے وہ بھی پڑھتا رہا ہوں۔ اب آپ کی ایک کھلی چٹھی جو آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام ڈلہوزی سے ۱۹ اگست کو لکھی میری نظر سے گزری۔ اس کو بھی میں نے شروع سے آخر تک پڑھا۔ آپ کی یہ چٹھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام ہے۔ جس کے صفحہ ۱۸ پر ایک عنوان جلی قلم سے یہ لکھا ہے کہ "آپ کے مرید بھی آپ کے دلائل کو کچا سمجھتے ہیں"۔ چونکہ مجھے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مریدوں میں سے ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس لئے مجھے یہ ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ میں آپ کی چٹھی کے متعلق کچھ عرض کروں۔

جناب مولوی صاحب ! میں نے آپکی چٹھی کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ مگر مجھے اس میں کوئی نئی بات نظر نہیں آئی۔ آپ نے انہی پرانے اعتراضات کو دہرایا ہے جن کا کافی وشافی مسکت جواب بارہا قادیان سے دیا جا چکا ہے۔ میں آپ سے مولویانہ طریق سے بات نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ قانونی طریق سے کچھ کہنا چاہتا ہوں ؛

مولوی صاحب ! آپ ایل۔ ایل۔ بی ہیں۔ آپ نے قانون کی کتابوں میں پڑھا ہوگا کہ ایک Res gestae کا اصول ہے۔ کسی واقعہ کی بابت فیصلہ کرنے کے لئے اس واقعہ کے ہونے سے پہلے کے حالات دیکھے جاتے ہیں۔ آجکل تحریر کا قانون بہت سنگین ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپکا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا کوئی متنازعہ عقائد کے بارے میں نہیں تھا۔ اس لئے آپ کی اس زمانہ کی تحریریں آپکے لئے مکمل حجت ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابت اپنی انگریزی تحریروں میں بارہا Prophet کا لفظ استعمال کیا۔ کیا میں آپ سے دریافت کرسکتا ہوں کہ وہ جتنی تحریریں آپ نے لکھی تھیں۔ اور تصانیف کی تھیں وہ غلط تھیں۔ کیا اسوقت جو مضامین آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں لکھتے تھے۔ وہ غلط سمجھ کر منافقت سے لکھے تھے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اس زمانہ میں آپ اپنے آپکو بڑے مخلصین میں سے سمجھتے تھے۔ اور یہ امر قابل تسلیم نہیں۔ کہ آپ نے وہ تحریریں منافقت اور بدنیتی سے لکھی تھیں۔ اس وجہ سے ایک اظہر من الشمس بات ہے۔ کہ آپ کی کل پرانی تحریریں جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں لکھیں وُہ آپ نے نہایت خلوص نیت اور ایمانداری سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا نبی سمجھ کر لکھی تھیں اب جبکہ صورت حال یہ ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مان چکے ہیں۔ بلکہ لکھ کر شائع کر چکے ہیں۔ تو آپ کے مونہہ سے یہ بات کہاں تک زیب دیتی ہے۔ کہ آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے یہ مطالبہ کریں۔ کہ اس بات پر بحث ہونی چاہیئے۔ کہ حضور کے عقائد اور حضرت مسیح موعود کے اپنے عقائد اس زمانہ میں کیا تھے۔

جناب مولوی صاحب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا مرید ہونے کی حیثیت سے ایک ایسی بات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جسکا آپ اور آپکی پارٹی والے قیامت تک جواب نہیں دے سکیں گے۔ آپ نے قانون کی کتابوں میں پڑھا ہوگا۔ men may lie but facts do not یعنی آدمی تو جھوٹ بول سکتے ہیں مگر واقعات

ہم "الفضل" کے تمام خریدار اصحاب سے پُرزور درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان میں سے ہر ایک جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء تک کم سے کم ایک نیا خریدار مہیا فرمائے۔ جو دوست ہماری اس درخواست کو قبول فرما کر سرگرم ہونگے۔ وُہ ہماری خاص دُعاؤں اور شکریہ کے مستحق ہونگے۔ - منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۲۹

جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ جب حضرت امام حسینؓ کو شہید کر دیا۔ اس وقت وہ ظاہرا جیتا ہؤا تھا۔ مگر کیا آج کوئی شخص ایسا ہے۔ جو یہ کہے کہ میں یزید کی اولاد سے ہوں۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام کو یہودیوں نے سولی پہ لٹکایا۔ اس وقت یہودیوں کی طاقت اور تجارت خوب چل رہی تھی۔ اور ظاہری طور سے زوال کی کوئی علامت نہ تھی مگر بعد کے واقعات نے کس کی تائید کی۔ یہی کہ عیسائیت تو دنیا میں پھیل گئی۔ مگر یہودیوں کے لئے باوجود صدیاں گزر جانے کے اب تک کہیں سر چھپانے کو جگہ نہیں ہے۔ جہاں جاتے ہیں۔ ہیں سے ذلیل و خوار ہو کر نکالے جاتے ہیں۔ Wandering Jews اور Dog of a Jew یورپ میں ایسے فقرات ہیں۔ جو بچے بچے کی زبان پر ہیں۔

جناب مولوی صاحب! آپ کو اور آپ کی پارٹی والوں کو قادیان میں بڑے بڑے عہدے حاصل تھے۔ آپ لوگ ارباب حل و عقد اور برسر اقتدار تھے آپ قادیان میں کل محکموں کو اپنے حال پہ چھوڑ کر چل دئیے تھے۔ اور نہ صرف چل دئیے تھے۔ بلکہ مخالفانہ ادا قائم کر کے تباہی کے لئے کوشاں ہو گئے گیا ایک دنیا دار کی نظر میں ایک مکمل تباہی کے سامان نہیں تھے۔ لیکن مولوی صاحب ہیں یے۔ آپ نے اور کل دنیا نے دیکھا۔ کہ بعد کے واقعات نے کس کی تائید کی۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ میں جتنی تعداد قادیان کے جلسہ سالانہ پہ ہوئی تھی۔ اس کے مقابلہ میں آجکل کتنے گنا زیادہ تعداد ہوتی ہے۔ حتٰے کہ ہر سال جلسہ سالانہ پہ جلسہ گاہ کی توسیع کرنی پڑتی ہے۔ اس وقت آپ کے خواجہ کمال الدین صاحب کا ایک مشن ورکنگ میں تھا۔ مگر اب حضرت محمود کی قوت قدسی اور برکت سے تقریباً کل دنیا میں احمدیہ مشن ہیں۔ اس کے علاوہ گزشتہ پچیس سال میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی میں جماعت احمدیہ نے دینی و دنیاوی لحاظ سے ایسی ترقی کی ہے۔ جو خارق عادت ہے ان حالات میں آپ کا یہ کہنا کہ مرید حضرت میاں صاحب کے عقیدے کو کچا سمجھتے ہیں۔ واقعات کے سراسر خلاف ہے۔ ہر مخلص مبائع حضرت اقدس کے حکم پر اپنی جان و مال قربان کرنے کو سعادت دارین خیال کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں آپ روز بروز تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ کے ہم خیالوں کی وہ تعداد اب نہیں ہے جو ۱۹۱۵ء میں تھی۔ اس کے علاوہ آپ کے ساتھیوں کے اخلاص کا یہ حال ہے۔ کہ جب ان کو کسی بات میں لاجواب کر دیا جاتا ہے۔ اور آپ کا قول و فعل پیش کیا جاتا ہے۔ تو کہہ دیتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کا قول و فعل ہمارے لئے قابل پابندی نہیں۔

ان دنوں آپ کی پارٹی کے ایک صاحب میاں محمد صادق صاحب بہت درشت کلامی کر رہے ہیں۔ یہ کمزوری آپ کے ساتھیوں میں بہت زیادہ ہے۔ تقوےٰ تو بہت بڑی چیز ہے۔ وہ معمولی اخلاق سے بھی محروم ہیں۔ آپ کی پارٹی کے کئی صاحبان کی اولادوں سے ملاقات کرنے کا اتفاق ہؤا۔ ان میں سے اکثر دنیا داری اور مغربیت کی رو میں بہتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور کوئی بھی ایسا نظر نہیں آیا۔ جو تقویٰ و طہارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر چل رہا ہو۔ نبیوں اور خلفاءؑ کا کام تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا یہی تزکیہ نفس ہے جو آپ نے اپنی جماعت کا کیا ہے۔

جناب مولوی صاحب! میں پھر وہی فقرہ دہراتا ہوں۔ کہ لوگ جھوٹ بول لیتے ہیں مگر واقعات جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ آپ نے کبھی اس بات پر بھی غور کیا۔ کہ باوجود اس بات کے کہ آپ کے خیال کے مطابق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کو چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ کہ وہ جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے بہت دور لے گئے ہیں۔ اور غلط راستے پہ لے جا رہے ہیں۔ کیوں گزشتہ ۲۵ سال سے زمین و آسمان حضرت محمود کی برابر تائید کرتے چلے آ رہے ہیں۔ کیوں قادیانی جماعت تعداد اور اخلاص میں بڑھتی جا رہی ہے۔ اور آپ باوجود اس بات کے کہ آپ اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ اور بزعم خود ٹھیک عقیدہ رکھتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کی تائید آپ کو حاصل نہیں۔

مولوی صاحب! اس بات کا بہت سہل جواب ہے۔ دنیا میں جتنی قومیں ہیں۔ وہ کسی نہ کسی نبی کی امت ہیں۔ دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ۔ جرنیل۔ فلاسفر ہوئے ہیں مگر کوئی شخص دنیا میں ایسا نہیں۔ جو یہ کہے کہ میں فلاں فلاسفر کی امت میں سے ہوں۔ ہر ایک یہی کہے گا۔ کہ میں فلاں نبی یا اوتار کی امت میں سے ہوں۔ سلسلہ احمدیہ بھی ایک روحانی سلسلہ ہے۔ نبیوں اور خلفاء کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فرشتوں کے ذریعہ ان کی امداد کرتا ہے وہ جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ اس میں برکت اور کامیابی ہوتی ہے۔ اور اس کے برعکس ان کے مخالف اور دشمن ہر میدان میں شکست کھاتے ہیں۔

مولوی صاحب! آپ ایل۔ ایل۔ بی ہیں۔ آپ نے تعزیرات ہند کا مطالعہ ضرور کیا ہوگا۔ اور سرقہ کی تعریف بھی پڑھی ہوگی۔ میں ایک معاملہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ آپ ایک بڑھئی کو ایک الماری بنانے کے لئے مقرر کرتے ہیں اور اس کی مزدوری ساتھ ساتھ اسے دیتے رہتے ہیں۔ مگر جب الماری تیار ہو جاتی ہے۔ تو وہ مزدوری بھی لے لیتا ہے۔ اور الماری بھی اپنے گھر لے کر چلا جاتا ہے اگر آپ کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آئے تو آپ ایسے شخص کی نسبت کیا فتوےٰ دیں گے۔ آپ قادیان میں انجمن سے تنخواہ لے کر قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ کرتے رہے۔ اور اس کے عوض تنخواہ وصول کرتے رہے۔ مگر جب آپ قادیان سے جانے لگے تو تنخواہ بھی آپ نے لے لی اور قرآن شریف کا ترجمہ بھی ساتھ ہی اٹھا کر لے گئے۔ اور لاہور جا کر اپنی ذاتی ملکیت بنا لیا۔ کیا یہی آپ کی روحانیت اور تقویٰ شعاری ہے۔

اخیر میں میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کا یہ خیال کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کو غلط راستے پہ لے جا رہے ہیں۔ قطعاً غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے بہت دعائیں کی ہیں۔ اور خاصکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حق میں تو بہت سی بشارتیں ہیں۔ اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا سمجھتے ہیں۔ تو آپکو اس بات کے تسلیم کرنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہیئے کہ دنیا کی آئندہ ترقی اور بہبودی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موعود اولاد کے ساتھ وابستہ ہے:۔ خاکسار۔ ضیاء الدین احمد بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل دہلی

احباب وی۔ پی وصول کرنیکے لئے تیار رہیں!

حسب اعلانات سابقہ جن احباب کا چندہ ۲۰ جون ۱۹۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام عنقریب وی۔ پی بھیجے جائیں گے۔ جن احباب کی طرف سے ۱۰ نومبر تک چندہ آچکا ہے۔ یا وی۔ پی روکنے کی اطلاع مل چکی ہے۔ ان کے وی۔ پی روک لئے گئے ہیں۔ دوسرے احباب کے متعلق یہی سمجھا گیا ہے۔ کہ وہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پس ایسے تمام احباب سے گذارش ہے۔ کہ وہ وی۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے۔ کہ بہت سے احباب ادائیگی چندہ کو جلسہ سالانہ پر اٹھا رکھتے ہیں۔ ہم ان اصحاب سے مؤدبانہ عرض کریں گے۔ کہ اگر وہ اس وقت چندہ کی ادائیگی نہ فرمائیں گے۔ تو "الفضل" کے روزمرہ کے اخراجات کس طرح پورے ہوں گے۔ پس احباب کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے:۔

خاکسار مینجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ دارالتبلیغ مشرقی افریقہ

رپورٹ بابت ماہ اگست و ستمبر ۱۹۴۰ء

ٹبورا سے روانگی

مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج مشرقی افریقہ لکھتے ہیں۔ تین اگست کو خاکسار ٹبورا سے روانہ ہوا۔ اگلی صبح شنیانگا سٹیشن پر گاڑی کافی دیر کھڑی رہی۔ اس عرصہ میں سٹیشن پر افریقن میں رسالہ سواحیلی اور قبر مسیح کے متعلق اشتہار اور دیگر اشتہارات تقسیم کئے۔ چند ہی منٹوں میں افریقن کا اچھا خاصہ اجتماع ہوگیا۔ اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مختصر تقریر احمدیت کے متعلق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق کی۔ کچھ دیر تک سوالات و جوابات بھی ہوئے۔ موانزہ سٹیشن پر پہنچ کر جہاز کے انتظار میں تین دن ٹھہرنا پڑا۔ یہاں انڈین و اسماعیلیہ لائبریریوں میں سواحیلی انگریزی کے مختلف پمفلٹ و اشتہارات رکھے گئے۔ افریقن میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ موانزہ وکٹوریہ جھیل کی بندرگاہ ہے۔ ۶ر اگست کی شب کو وہاں سے Usoga سٹیمر پر سوار ہوئے۔ اور سات اگست کی صبح کو Musoma بندرگاہ پر پہنچے۔ یہاں بھی حسب موقعہ تبلیغ کی گئی۔ سہ پہر کو جہاز روانہ ہوا۔ جہاز میں بھی قبر مسیح کے اشتہارات تقسیم کئے گئے۔

۸ر اگست کی صبح کو جہاز Kisumu پہنچا۔ یہاں ہمارے احمدی بھائی عمر حیات خان صاحب رہتے ہیں۔ دو روز تک ان کے پاس قیام کیا۔ یہاں چند بعض ہندوستانی معززین سے ملاقاتیں کیں۔ ۱۰ر اگست بعد دوپہر کسموں سے بذریعہ موٹر روانہ ہوئے۔ اور Kericho شام کو پہنچ گئے۔ ایک غیر احمدی تاجر کے ہاں ہم نے قیام کیا۔ ایک افریقن شیخ سے تبلیغی گفتگو ہوئی اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے آگاہ کیا۔ دیگر افریقن میں سواحیلی رسالہ تقسیم کیا

۱۲ر اگست کو Kericho سے روانہ ہوکر دوپہر کو نکورو پہنچ گئے بشہر میں سواحیلی و انگریزی اشتہارات قبر مسیح What is Islam اور بعض اردو اشتہارات جو نیروبی سے پہنچ گئے تھے تقسیم کئے۔ علاوہ ازیں ۱۳ر اگست کو نکمتی فوج کے ایک سکول میں جاکر سواحیلی میں اسلام پر لیکچر دیا۔ اور سکول کے استادوں کو قبر مسیح والا اشتہار دیا۔ پھر یہاں سے سی۔ایم۔ایس کے سکول میں گئے۔ جس میں دو اڑھائی صد کے قریب طالب علم تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر سے ملے۔ اور اس کے ذریعہ انتظام کیا گیا کہ سکول کے سٹاف اور لڑکوں میں اسلام پر لیکچر دیا جائے۔ چنانچہ میں نے اسلام پر لیکچر دیا۔ اور حضرت مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی بتا کر حضرت احمد علیہ السلام میں اس پیشگوئی کا پورا ہونا بتایا۔ اور توحید کے متعلق حضرت مسیح کی تعلیم سنائی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام یعنی مسیح کی بعثت ثانیہ۔ مسیح کے صلیب سے زندہ اتر آنے اور اس کے ابن اللہ نہ ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افضل الانبیاء ہونے کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ قبر مسیح کے اشتہارات اور رسالہ سواحیلی ان میں بھی تقسیم کیا گیا

نیروبی میں قیام اور کام

۱۶ر اگست کی صبح کو ہم نیروبی پہنچے اس عرصہ میں جس قدر کام کیا گیا وہ یہ ہے

۱۶ر اگست کو جمعہ تھا۔ خطبہ "باطنی پاکیزگی کی ضرورت و فوائد" پر پڑھا۔ بعد نماز جمعہ پریذیڈنٹ صاحب اور سکرٹری صاحب مال کے ہمراہ ضروری خطوط و کاغذات مرکز و حکومت کے ساتھ بعض ضروری امور کے متعلق خط و کتابت اور ان کے جوابات پڑھتا رہا۔ اور بعض امور کے متعلق مشورہ کیا۔ جماعت احمدیہ نیروبی کے حسابات چیک کرتے ہوئے مالی رجسٹرات آمد و خرچ۔ کھاتہ اور رسید بکوں اور اخراجات کی رسیدوں وغیرہ کو دیکھا اور ضروری امور کے متعلق سکرٹری صاحب مال کو توجہ دلائی۔ نظارت بیت المال کی بعض مطلوبہ فہرستیں بقایا داروں اور تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کی تیار کرائی گئیں۔ حسن اتفاق سے ممباسہ سے بھائی اللہ دتا صاحب جو وہاں کے سکرٹری مال ہیں نیروبی آگئے اور رجسٹرات حسابات بھی ساتھ لے آئے۔ رسید بکوں۔ اخراجات کی رسیدیں مرکزی خزانہ کی رسیدیں اور مقامی آمد و خرچ کے رجسٹرات کو چیک کیا گیا۔ نیروبی میں اس عرصہ میں مجلس خدام کا اجلاس ہوا۔ جس میں خاکسار نے مسجد سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کے متعلق خدام کو توجہ دلائی۔ اور باجماعت نماز کے لئے تلقین کی۔ بعض اور تقریریں بھی نماز کے متعلق خدام نے کیں۔

اس عرصہ میں Buganda گورنمنٹ کے وزیر مال اور Masaka کے علاقہ کے چیف سازہ کو جو حسن اتفاق سے یوگنڈا سے آئے ہوئے تھے۔ اور میرے واقف تھے بلکہ ایک عرصہ سے زیر تبلیغ۔ انہیں سید محمود اللہ شاہ صاحب کے مکان پر دعوت طعام دی گئی۔ اور جنگ کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے کشوف والہامات وغیرہ بتا کر تبلیغ کی جاتی رہی۔ ہمارے یہاں کے معزز احمدیوں سے تعارف کرکے انہیں بہت خوشی ہوئی۔ ہر دو کو احمدیہ البم بطور تحفہ دی گئی۔

حضرت امیر المومنین کی وصیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی وصیت نے مشرقی افریقہ کے احمدیوں میں اضطراب پیدا کر دیا۔ اور اس سلسلہ میں دعاؤں کے علاوہ ہر جگہ صدقات کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ ٹبورا اور دارالسلام کے احمدیوں نے مل کر سات بکرے ذبح کئے اور غریب و مسکین افریقن میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ نیروبی کے احمدیوں نے دو بکرے عامی طور پر ذبح کرکے مساکین میں گوشت تقسیم کیا۔ اور کچھ رقم قادیان کے مساکین کے لئے روانہ کی اور ایک حصہ ٹبورا کے افریقن احمدیوں کے لئے مخصوص کیا گیا۔ اجتماعی رنگ میں مل کر بھی دعا کی گئی۔ اور انفرادی طور پر بھی احباب روزانہ طور پر دعائیں کر رہے ہیں اور ہمیں اپنے خالق و مالک سے امید ہے کہ ہمارا آقا لمبی عمر پائے گا انشاء اللہ العزیز۔

سیرۃ النبی کے جلسے

یکم ستمبر کو احمدیہ مسجد نیروبی میں سیرۃ النبی کا جلسہ منایا گیا۔ جس میں محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگوں۔ چوہدری نشاد احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے صحابہ کا عشق اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دشمنوں اور غیر مذاہب کے آدمیوں سے حسن سلوک پر تقریریں کیں۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا وہ خطبہ جس میں اطفال۔ خدام و انصار کی مجالس میں شرکت کے لئے ارشاد ہے سنایا گیا۔

نیروبی شہر میں ایک پبلک جلسے کا بھی انتظام کیا گیا۔ جو ۱۵ر ستمبر کو ٹیل برادرز ہال میں سیٹھ پورن چند صاحب کونسلر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ خدا کے فضل سے امید سے بڑھ کر غیر از جماعت اصحاب نے دلچسپی کا اظہار کیا غیر مسلموں کی تعداد بہت کافی تھی۔ تلاوت قرآن مجید سے قبل صاحب صدر نے اپنی تقریر سے جلسہ کا آغاز کیا۔ اور بتایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی ان چیدہ ہستیوں میں سے ایک ہیں جو دنیا کو خدا کی طرف پھیرنے والی ہوتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

230

اور احمدی جماعت کی یہ کوشش نہایت ہی مفید اور مبارک ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگیں کا مضمون سید محمود اللہ شاہ صاحب نے بیان فرمایا۔ پھر پنڈت لکھشمی نرائن صاحب نے جو مشرقی افریقہ کے مشہور ادیب وشاعر اور ایک علم دوست شخص تقریر کی آپ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے دو مقصد ہیں۔ خدائے واحد کی ہی بندگی کی جائے اور دنیا میں امن وامان کا قیام پنڈت صاحب کے بعد خاکسار کا لیکچر "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالے سے عشق" مضمون پر ہوا۔ ازاں بعد سکرٹری صاحب تبلیغ اور صاحب صدر کی تقریر پر جلسہ خیر وخوبی سے ختم ہوا

ٹانگا میں سیرت النبی کا جلسہ ڈاکٹر باجوہ صاحب کی صدارت میں نہایت کامیابی کے ساتھ پہلی مرتبہ منایا گیا۔ مخالفین نے لوگوں کو روکنے اور پکٹنگ کی کوشش کی مگر پھر بھی کافی حاضری تھی جس میں ڈاکٹر باجوہ کے علاوہ دیگر غیر مسلموں نے بھی عمدہ تقریریں کیں احمدی احباب میں سے مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اور مکرم مختار احمد صاحب ایاز نے تقریریں کیں قابل ذکر تقاریر ڈاکٹر باجوہ صاحب بیرسٹر اور مسٹر کالیداس صاحب ہیڈ ماسٹر انڈین سکول کی تھیں۔ ان کے تعاون کا بیحد شکریہ جزاہم اللہ احسن الجزاء

خواتین کا جلسہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ احمدی خواتین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ غیر احمدی عورتیں بھی شریک ہوئیں۔

(۴) ۱۵ ستمبر کی شب کو نیروبی براڈکاسٹنگ سٹیشن سے سید محمود اللہ شاہ صاحب نے انگریزی زبان میں "Teaching and Practice of the Holy Prophet about war" کے مضمون پر تقریر کی۔ جو مختلف شہروں اور علاقوں میں سنی گئی۔ اخبارات میں سیرت النبی کے جلسوں کی رپوٹیں شائع ہوئیں۔

یوم الدعا

حضور ملک معظم کی خواہش کے احترام میں ۸ ستمبر کو احمدیہ مسجد نیروبی میں یوم الدعا منایا گیا پروگرام انفارمیشن آفیسر کی طرف سے قبل ازیں ایسٹ افریقن سٹنڈرڈ میں شائع ہو چکا تھا۔ اس کے مطابق خاکسار نے حکومت برطانیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات وغیرہ پیش کرکے باقی حکومتوں سے مقابلہ کیا۔ پھر سب جماعت نے مل کر برطانیہ کی فتح کے لئے دعا کی۔ اس موقعہ پر جو تقریر خاکسار نے کی وہ کینیا ڈیلی میل ممباسہ۔ ممباسہ ٹائمز اور ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ نے قدرے تفصیل سے شائع کی۔

رسالہ سواحیلی

تازہ نمبر دو ہزار کی تعداد میں طبع کیا گیا۔ ٹانگانیکا کے چیف سنسر نے اپنے علاقہ میں رسالہ سواحیلی کی تقسیم ممنوع قرار دی تھی اس پر اُن سے خط وکتابت کی گئی۔ آخر چیف سنسر نے اطلاع دی کہ صرف اپریل نمبر کے متعلق وہ حکم مخصوص کیا جاتا ہے۔ باقی نمبر تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔

ترمیم بجٹ کے متعلق نظارت بیت المال کا اعلان

مقامی جماعت ہائے احمدیہ کے بجٹوں کے متعلق ابتک یہ دستور رہا ہے۔ کہ ہر قسم کی ترمیم کی اطلاع انہیں ساتھ کے ساتھ دی جاتی رہی ہے۔ جس کی وجہ سے خط وکتابت بہت بڑھ گئی ہے۔ وقت بھی بہت خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے آئندہ کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ جماعت ہائے متعلقہ کو ہر مہینے کے پہلے ہفتہ میں مرمہ بجٹ کی اطلاع کی جایا کرے گی۔ لہذا جن جماعتوں کو ان کی چٹھیوں کے جواب میں ابھی تک ترمیم بجٹ کی اطلاع موصول نہ ہوئی ہو۔ وہ اگلے مہینے کے پہلے ہفتہ تک انتظار کریں۔ ان کو انشاء اللہ بروقت اطلاع کردی جاوے گی۔

ناظر بیت المال

احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ اپیل

ان دنوں کاغذ کی گرانی کے باعث بڑے بڑے اخبارات جن مشکلات میں سے گزر رہے ہیں ان سے الفضل کا متاثر ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے ذرائع پہلے ہی محدود ہیں ایسے حالات میں ہم احباب کو ان کے اس فرض کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو الفضل کے متعلق ان پر عاید ہوتا ہے۔

احباب کو علم ہے۔ کہ

(۱) الفضل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے خطبات ملفوظات اور تقاریر احباب کرام تک جلد سے جلد پہنچاتا ہے۔

(۲) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خیر وعافیت اور حالات۔ بزرگان جماعت اور علماء ومبلغین کے متعلق اطلاعات۔ اہم مرکزی واقعات اور سلسلہ کے اہم کاموں سے احمدی احباب کو باخبر رکھتا ہے۔

(۳) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مجاہدین کی تبلیغی رپورٹیں جماعت تک پہنچا کر ان میں بیداری اور قوت عمل پیدا کرتا ہے

(۴) مفید مذہبی۔ تاریخی۔ تربیتی۔ اصلاحی۔ تجارتی مضامین سلسلہ کے مخالفین کی غلط بیانیوں کی تردید۔ اور ان کے اعتراضات کے جواب شائع کرتا ہے۔

(۵) ہندوستان اور غیر ممالک کے اہم سیاسی۔ اقتصادی اور معاشرتی حالات وواقعات کا مرقع پیش کرتا ہے

پس احباب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جو احمدی الفضل نہیں خریدتا۔ وہ ان تمام امور سے محروم رہتا ہے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ الفضل کے قدردان اصحاب خاص طور پر اسکی توسیع اشاعت کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور اپنے اپنے حلقہ احباب میں ہر اس شخص کو خریداری کی تحریک کریں جو استطاعت رکھتا ہے۔ مگر اخبار ادھر ادھر سے لیکر پڑھ لیتا ہے۔ جاننا چاہئے۔ کہ ایک دوسرے سے لیکر اخبار پڑھنے کی عادت پسندیدہ نہیں۔ کم سے کم ان احباب کو جو خود خرید کر اخبار پڑھ سکتے ہیں۔ یہ عادت ترک کردینی چاہئے۔

ہم تمام مخلص احمدی احباب سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس موقع پر خاص طور پر "الفضل" کی اعانت کا حق ادا کرتے ہوئے ہمیں اپنی مساعی سے اطلاع دیتے رہیں گے۔

خاکسار منیجر الفضل

ولادت

(۱) شیخ محمد شریف صاحب تاجر کوئٹہ کے ہاں ۲۵ اکتوبر کو لڑکی پیدا ہوئی (۲) ملک عبد القادر صاحب لائل پور قادیان کے ہاں ۲۴ اکتوبر کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبد السمیع نام تجویز فرمایا (۳) ملک نبی محمد صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ کے ہاں ۲۷ اکتوبر کو تیسرا لڑکا تولد ہوا جس کا نام محمد مبشر رکھا گیا۔ اللہ تعالے مبارک کرے۔

دعائے مغفرت ونعم البدل

(۱) میاں علی محمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ چاہ احمدیاں والا ۱۲ اکتوبر کو اور (۲) چوہدری محمد امین صاحب میٹ ایجنٹ نوشہرہ چھاؤنی بعمر ۵۰ سال وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کیجائے (۳) مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ چھاؤنی کی لڑکی محمودہ بیگم بعمر ۱۱ سال ۳۱ ماہ کو فوت ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت ونعم البدل کی جائے

بفضل خدا آسان کر دینے والی اکسیر تسہیل ولادت
پیدائش کی مشکل گھڑیاں کے استعمال سے بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردوں کے لئے بھی نہایت مفید دوا ہے۔ قیمت معہ محصولڈاک عہ/ منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر اٹھرا۔ اگر آپ بے اولاد ہیں۔ اور اپنی بیوی کی گود ہری بھری دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو طبیہ عجائب گھر قادیان کی تیار کردہ اکسیر اٹھرا منگوائیں ::

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۹ نومبر معلوم ہوا ہے کہ جرمنی اور فرانس کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے اور ایم لاول نائب وزیر اعظم فرانس نے اس پر دستخط کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۹ نومبر۔ فرانس کی وشی حکومت کا نیا دار السلطنت وارسائی مقرر ہوا ہے لنڈن کے سرکاری حلقوں میں اس تغیر پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا جا رہا ہے کہ شاید اس تغیر کا تعلق فرانس اور جرمنی کے نئے معاہدہ سے ہو۔ وارسائی پیرس سے جنوب مغرب میں ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۹۱۹ء میں جرمنی نے اسی مقام پر معاہدہ وارسائی پر دستخط کر کے اپنی شکست تسلیم کی تھی۔

ناگپور ۹ نومبر۔ اخبارات پر کانگرس کی اطلاعات شائع کرنے کے متعلق جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ان کے خلاف ناگپور کانگرس کمیٹی نے گاندھی جی کی خواہش کے مطابق یہ فیصلہ کیا ہے کہ شہر میں چند ایک مراکز قائم کر کے ہر روز کانگرس کی خبریں سنائی جایا کریں۔

بمبئی ۹ نومبر۔ گاندھی جی اور وائسرائے کے درمیان جو خط و کتابت حال میں ہوئی ہے اس کے نتیجہ میں گاندھی جی کو بغیر کسی مزاحمت یا پابندی کے اخبار "ہریجن" جاری کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔

امرتسر ۹ نومبر۔ سونا ۴۲/۱۲/- چاندی ۶۱/۶ پونڈ ۲۸/۰/- گندم ۳/۳/۹ سے ۳/۴/۹ نخود ۳/۳/۶ سے ۳/۹/۰

لنڈن ۹ نومبر۔ آج مسٹر چرچل نے ایک تقریر میں اعلان کیا کہ یورپ کے جن ممالک کی خاطر ہم نے اپنی تلوار میان سے نکالی تھی اگرچہ وہ غلام ہو چکے ہیں۔ مگر ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ ہماری فتح انہیں آزادی واپس دلائے گی۔

امرتسر ۹ نومبر۔ دربار صاحب کی حفاظت کے لئے ایک طیارہ شکن توپ خریدنے کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ افسوس کہ مسٹر چیمبرلین سابق وزیر اعظم انگلستان کل اپنے دیہاتی مکان میں فوت ہو گئے۔ اس وقت ان کی عمر ۷۲ سال کی تھی۔ وہ ساری عمر سیاسیات میں سرگرم حصہ لیتے رہے۔ ۱۹۳۱ء سے گزشتہ اکتوبر تک وزارت کے ممبر رہے۔ ۱۹۱۶ء میں ہوس آف کامنز کے ممبر چنے گئے۔ ۱۹۳۷ء میں وزیر اعظم بنے

بخارسٹ ۱۰ نومبر۔ آج رومانیہ میں بڑے زور کا زلزلہ آیا جس سے بہت سخت نقصان ہوا۔ بخارسٹ میں ایک چار منزلہ مکان گر گیا جس میں چار سو کے قریب آدمی رہتے تھے۔ وہ ملبہ کے نیچے دب گئے۔ تیل کے علاقہ میں سینکڑوں عمارتیں گر گئیں۔ ابھی یہ نہیں معلوم ہوا۔ کہ تیل کے چشموں کو کس قدر نقصان پہنچا ہے۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ کل رات برطانوی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے تین جہاز تباہ کئے۔ جرمن ہوائی جہاز انگلینڈ اور ویلز کے اور علاقوں پر بھی اڑے۔ گمان کے بموں سے بہت تھوڑے آدمی زخمی ہوئے اور نقصان بھی کم ہوا۔

انقرہ ۱۰ نومبر۔ آج ٹرکی میں کمال پاشا کی دوسری برسی منائی جا رہی ہے۔ ہوٹل اور تھیٹر وغیرہ سب بند ہیں۔ عین اس وقت جب کہ کمال پاشا نے جان دی تھی دعا کی جائے گی۔ اور پانچ منٹ خاموشی اختیار کی جائے گی۔

دہلی ۱۰ نومبر۔ آج سویرے نئی دہلی میں اخبارات کے ایڈیٹروں کی اہم کانفرنس زیر صدارت ایڈیٹر اخبار "ہندو" مدراس ہوئی۔ جس میں پریذیڈنٹ نے اعلان کیا۔ کہ انہیں اطلاع دی گئی ہے ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت اخبارات کے لئے جو پابندی عائد کی گئی تھی۔ اور جو یہ تھی۔ کہ ایسی خبریں نہ شائع کی جائیں جن سے لڑائی کے خلاف جذبہ پیدا ہو۔ اسے واپس لے لیا جائے گا۔

دہلی ۱۰ نومبر۔ آج یہاں اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا ابو الکلام آزاد بھی شریک ہوئے۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ آسٹریلیا کے بیڑے نے بہت سی سرنگوں کو برباد کر دیا ہے جو آسٹریلیا کے سمندر میں بچھائی گئی تھیں۔ آسٹریلیا کا بیڑا سمندر میں سرنگیں بچھانے والے جہاز کی تلاش میں ہے۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ مالٹا کے گورنر نے اعلان کے ذریعہ مالٹا کے لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ روم کے سمندر اور مشرق قریب میں بڑے زور کی جنگ ہونے والی ہے جس کے لئے بہت بڑی قربانی کرنی چاہیئے بے شک ایک خطرناک لڑائی ہونے والی ہے لیکن کامیابی کا دن بھی قریب آ رہا ہے۔ کل اطالوی ہوائی جہازوں نے مالٹا پر پھر ناکام حملہ کیا۔ برطانوی ہوائی جہاز جونہی آگے بڑھے اطالوی جہاز بھاگ نکلے۔

قاہرہ ۱۰ نومبر۔ کل شام پونے دو گھنٹے ہوائی حملہ کا خطرہ رہا۔ مگر دشمن کا کوئی جہاز دکھائی نہ دیا۔ اتنی دیر پہلے کبھی ہوائی خطرہ نہیں ہوا۔

ایتھنز ۱۰ نومبر۔ ایک سرکاری یونانی اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ لڑائی کی حالت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ یونانی فوج کے داہنے حصہ پر دشمن نے حملہ کیا۔ مگر منہ کی کھائی۔ دشمن کے ۸۰ آدمی قید کر لئے گئے۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ مسٹر چیمبرلین کی وفات پر لیبر پارٹی کے ممبر میجر اٹیلی نے کہا کہ انہوں نے دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے دلی کوشش کی۔ وہ بڑی ہمت اور حوصلہ رکھتے تھے۔ مسٹر ایمری وزیر ہند نے کہا مسٹر چیمبرلین کے مرنے سے دنیا کا ایک بہت بڑا خادم وطن اٹھ گیا۔

دہلی ۱۰ نومبر۔ ہندوستانی اخبارات کے ایڈیٹروں کی کانفرنس میں ایک لمبا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں پہلے تو اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ کہ ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت حکومت نے اخبارات پر جو پابندی عائد کی تھی وہ واپس لے لی ہے پھر یہ کہا گیا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی سے جو اس کانفرنس میں تجویز کی گئی ہے ضرورت کے وقت حکومت مشورہ لے لیا کرے۔ سٹینڈنگ کمیٹی کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ضرورت کے وقت مختلف مقامات میں سب کمیٹیاں مقرر کر سکتی ہے جو حکومت کو مشورہ دیا کریں گی۔ ایک اور ریزولیوشن میں یہ کہا گیا کہ جن اخبارات کے خلاف اس وقت تک کارروائی کی گئی ہے حکومت سٹینڈنگ کمیٹی کے مشورہ سے ان کے متعلق غور کرے۔

دہلی ۱۰ نومبر۔ اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے آج کے جلسہ میں سپلیمنٹری فنانس بل کی مخالفت کرنے کی تجویز کی ہے۔ جو کل اسمبلی میں پیش ہوگا۔

نئی دہلی ۱۰ نومبر۔ مولانا آزاد کل سویرے ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ گورنمنٹ برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ اطالوی ہوائی جہاز بھی جرمن جہازوں کے ساتھ انگلستان پر حملہ کرنے میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس لئے ہمارا بھی حق ہے کہ اٹلی میں جہاں چاہیں بمباری کریں۔

لنڈن ۱۰ نومبر کہا گیا ہے کہ جاپانی فوجیں دکھنی چین سے واپس بلائی جا رہی ہیں تاکہ انہیں فرانسیسی ہند چینی میں بھیجا جائے۔ چینی فوج کے ایک اعلیٰ افسر نے بیان کیا کہ اس وقت تک ۱۰ لاکھ جاپانی یا تو سرکوب ہو چکے ہیں۔ یا لولے لنگڑے ہو چکے ہیں۔

بمبئی ۱۰ نومبر۔ گورنر صاحب نے پوپی ڈے پر آج یہ پیغام دیا ہے کہ گذشتہ لڑائی میں ناکارہ ہونے والے اور مرنے والے سپاہیوں کے پس ماندگان کو دل کھول کر مدد دی جائے۔ مجھے امید ہے کہ ہم ان کے لئے بہت بڑی رقم جمع کر سکیں گے اس وقت برطانیہ بہت بڑے خطرہ اور امتحان کی گھڑیوں میں سے گزر رہا ہے اور ہم بہت بڑی قربانی سے ہی اس چیز کو پا سکتے جو ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے ان حالات میں بتا دینا چاہیئے کہ جو ہمیں بچانے کے لئے اپنی جانیں قربان کرتے ہیں ان کی قدر کرنا ہم جانتے ہیں اور اس کا طریق یہی ہے کہ پوپی ڈے پر دل

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah